(مرثیے)

علقمہ کے ساحل پر

مصنف

مختلف شعراء

فہرست

شاہد اکبر پوری

شاہد صدیقی

شاہد نقدی

شبنم رومانی

میر شجاعت علی خاں معظم جاہ شجیع شہزادۂ سلطنتِ آصفیہ

سید احمد حسین شفیق لکھنوی عرف ننھو

محمد سعید شفیق بریلوی

شکیل بدایونی

شمیم امروہوی

منظور حسین شور

شورش کاشمیری

مرزا محمد اشفاق شوق لکھنوی

شوکت تھانوی

مرزا شوکت حسین شوکت لکھنوی

شہاب کاظمی

منوّر عباس شہاب

امتہ المحدی بیگم شہرت حیدرآبادی

محرّم علی شہرت نو گانوی

میر مہدی علی شہید لکھنوی شہید یار جنگ

مرزا صادق حسین شہید لکھنوی

سید قمر حسین عرف چھٹّن صاحب شیفتہ لکھنوی

علقمہ کےساحل پر

شاہد اکبر پوری

آیۂ تطہیر نے ہر زخم دل پر لے لیا

جب حرم سے ظلم نے اعزازِ چادر لے لیا

اپنے ہی سینے میں شاید قلبِ مادر لے لیا

کیسے اذنِ مرگ تو نے ماں سے اکبر(ع) لے لیا

کہہ رہا ہے سجدۂ آخر یہ شہ(ع) کا آج تک

دستِ بیعت تو نہ پایا ظلم نے سر لے لیا

عکس بھی ان پر نہ آئے گا ترا موجِ فرات

جن لبوں کی تشنگی نے رنگِ کوثر لے لیا

نہر تو اس طرح لے لوں گا کہا عباس(ع) نے

جیسے اک حملے میں کل بابا نے خیبر لے لیا

ایک انگڑائی جو آئی آخرت کی یاد میں

حر(ع) نے پائے شاہ(ع) سے اپنا مقدّر لے لیا

جنت و کوثر ہیں اُس شبیر(ع) کی اب سلطنت

جس نے تاجِ آخرت سجدے سے اٹھ کر لے لیا

مسکرا اٹھے شہادت پر وہب(ع) اس وقت جب

''کہہ کے بسم اللہ ماں نے گود میں سر لے لیا''

موت کے شیریں لبوں نے زیست کے بوسے لئے

شہ(ع) سے جب اذنِ وغا قاسم(ع) نے بڑھ کر لے لیا

خشک ہونٹوں پر زباں اصغر(ع) جو تو نے پھیر دی

اک تبسم نے تیرے ہاتھوں میں لشکر لے لیا

خوں سکینہ(ع) کی لوئوں سے دیر تک بہتا رہا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کان زخمی کرکے یوں ظالم نے گوہر لے لیا

فکرِ قرآں ، سیرتِ شبیر(ع)، کردارِ رسول(س)

جیسے اک کوزے میں شاہد نے سمندر لے لیا

مقصدِ شبیر(ع) جو دیتا ہے وہ پیغام لو

بن کے حر(ع) دستِ عمل سے شہ(ع) کا دامن تھام لو

دیتے ہیں پیغام یہ ابتک بہتّر تشنہ لب

موت کے ہاتھوں سے بڑھ کر زندگی کا جام لو

ہر غمِ دوراں کو دو شبیر(ع) کے غم سے جواب

آنسوئوں سے انتقامِ گردش ایام لو

معنی و تفسیرِ کعبہ ہے کتابِ کربلا

بعدِ احمد(س) کربلا کی خاک سے اسلام لو

فیصلہ ہوگا قیامت میں کہ مجرم کون ہے

دشمنِ آلِ(ع) پیمبر(س) جو بھی دے الزام لو

تم کو فکرِ زندگی ہے ہم کو فکرِ آخرت

ہم وہاں آرام لیں گے تم یہاں آرام لو

منزلِ عشقِ علی(ع) ہی منزلِ ایمان ہے

جانچ لو اپنے عمل کو پھر علی(ع) کا نام لو

شرک و بدعت اور ذکرِ معنئ ذبحِ عظیم

آیتِ قرآں نہ جھٹلائو خدا کا نام لو

چھین کر دریا کہا عباس(ع) نے یوں فوج سے

لے سکو تو مجھ سے دریا بڑھ کے اب دو گام لو

جارہے ہیں پیش کرنے حجتِ آخر حسین(ع)

اے علی اصغر(ع) نہ اب جھولے میں تم آرام لو

آخرت کی زندگی شاہد رہے پیشِ نظر

مدحِ مولا(ع) میں نہ دنیا سے کوئی انعام لو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کربلا ہیں تجھ میں ایسے رہ نما ٹھہرے ہوئے

گردشوں پر بھی ہیں جن کے نقشِ پا ٹھہرے ہوئے

آج تک آنکھوں میں ہیں اشکِ عزا ٹھہرے ہوئے

اک جہاں میں ہم ہیں بس غم آشنا ٹھہرے ہوئے

دیتے ہیں راہِ عمل سے یہ صدا اب تک حسین(ع)

ہم شفاعت کو ہیں تا روزِ جزا ٹھہرے ہوئے

اڑ رہا ہے جس بلندی پر ؑعلم عباس(ع) کا

اب اسی مرکز پہ ہیں اہلِ وفا ٹھہرے ہوئے

دو جہاں سے لے چکی بیعت وفا عباس(ع) کی

دو کٹے ہاتھوں پہ ہیں ارض و سما ٹھہرے ہوئے

بڑھتے ہیں اپنی جگہ سے شہ(ع) بہ الطاف و کرم

حر(ع) پشیماں ہورہے ہیں اپنی جا ٹھہرے ہوئے

ان پہ کیا گزرے گی تیری اٹھتی موجیں دیکھ کر

سامنے پیاسے جو ہیں اے علقمہ ٹھہرے ہوئے

جنگِ قاسم(ع) دیکھ کر حیرت سے کہتے تھے عدو

کم سنی میں بھی ہیں ان کے وار کیا ٹھہرے ہوئے

آرہے ہیں لاش پر بابا یہ اکبر(ع) نے کہا

قلبِ مضطر اور کچھ رہنا ، ذرا ٹھہرے ہوئے

دل کی ہر دھڑکن میں اب تک سو رہی ہے اس کی یاد

جس کا جھولا اک زمانہ ہوگیا ٹھہرے ہوئے

ٹھوکریں کھاتے زمانے بھر کی شاہد کس لیے

جب درِ شبیر(ع) پر سب مل گیا ٹھہرے ہوئے

اشکِ غم میں شہ(ع) کے ایسی ضوفشانی چاہیے

کچھ عمل میں سیرتِ شبیر(ع) آنی چاہیے

وہ سمجھ لیں کربلا میں آکے مفہومِ حیات

جن کو دارِ آخرت کی زندگانی چاہیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جاگ اٹھا کہہ کر شبِ عاشور یہ حر(ع) کا ضمیر

صبح پائے شہ(ع) پہ قسمت آزمانی چاہیے

مشورے اصحابِ شہ(ع) میں تھے شبِ عاشور یہ

کل ہر اک آفت ہمیں پر پہلے آنی چاہیے

فوج کہتی تھی کوئی ساحل پہ آسکتا نہیں

غیض کہتا تھا جری(ع) کا ہم کو پانی چاہیے

شرم آئے گی سکینہ(ع) سے کہا عباس(ع) نے

لاش خیمے میں مری آقا نہ جانی چاہیے

کرکے صبر و شکر رن کو بھیجے دیتے ہیں حسین(ع)

''موت جب کہتی ہے اکبر(ع)کی جوانی چاہیے''

حرملہ کے تیر سے اصغر(ع) نے ہنس کر یہ کہا

یہ تو تھی اتمامِ حجت کس کو پانی چاہیے

قبضۂ شبیر(ع) ہے ہر دل پہ شاہد آج تک

بادشاہِ دیں (س) کو ایسی حکمرانی چاہیے

ذکرِ غم حسین(ع) کی عظمت نہ پوچھئے

اہلِ عزا کی خوبئ قسمت نہ پوچھئے

مَس ہوگئی ہے جن کی عقیدت حسین(ع) سے

ان کے دل و نظر کی طہارت نہ پوچھئے

نکلے درِ حسین(ع) سے جنت کے قافلے

ہٹ کر یہاں سے راہِ ہدایت نہ پوچھئے

رکھئے ولائے آلِ محمد(س) کی روشنی

ورنہ اندھیری قبر کی وحشت نہ پوچھئے

کشتئ اہلبیت(ع) میں جب مل چکی پناہ

دنیا سے اب نجات کی صورت نہ پوچھئے

دامن میں فاطمہ(س) کے ہے تقدیرِ کائنات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''اشکِ غم حسین(ع) کی قیمت نہپوچھئے''

تڑپی تھی ایک برق سی انکارِ شاہ(ع) کی

پھر کیا ہوا نتیجۂ بیعت نہ پوچھئے

ٹھوکر میں اپنی چھوڑ کے منصب جو حر(ع) چلا

قدموں میں شہ(ع) کے اس کی ندامت نہ پوچھئے

جھولے سے جس نے خود کو مچل کر گِرادیا

اس بے زباں (ع) کا جذبۂ نصرت نہ پوچھئے

اصغر(ع) کی لاش خاک میں رکھ کر حسین(ع) نے

کیسے بنائی ننھی سی تربت نہ پوچھئے

سکتہ میں شام آگیا کوفہ لرز اٹھا

بنتِ(س) علی(ع) کا زورِ خطابت نہ پوچھئے

میزانِ غم حسین(ع) ہے اعمال جانچئے

''اشکِ غمِ حسین(ع) کی قیمت نہ پوچھئے''

شاہد بقائے مقصدِ شبیر(ع) کے لئے

ہے کس قدر عمل کی ضرورت نہ پوچھئے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شاہد صدیقی

جفا کی ظلمت طرازیوں میں وفا کی شمعیں جلا رہے ہیں
حسین(ع) نورِ حیات بن کر تمام عالم پہ چھا رہے ہیں

یہ کس مسافر نے جان دے کر بتا دیا ہے سراغِ منزل
یہ کون گذرا ہے کربلا سے کہ راستے جگمگا رہے ہیں

حسین(ع) کے ساتھیوں کی راہوں میں حشر تک روشنی رہے گی
یہ اہلِ ہمت ہوا کے رخ پر چراغ اپنا جلا رہے ہیں

خود آگہی منزلِ حضوری مقامِ غفلت مقامِ دوری
شعور بیدار ہورہا ہے حسین(ع) نزدیک آ رہے ہیں

یہ ظلمت و نور کا تصادم ازل سے جاری ہے اس جہاں
یزید شمعیں بجھا رہا ہے حسین(ع) شمعیں جلا رہے ہیں

علی(ع) کو آواز دے کے اٹھئے اگر نہیں ہے کوئی سہارا
حسین(ع) کا نام لیکے بڑھئے اگر قدم لڑکھڑا رہے ہیں

امامِ(ع) برحق کا ہر زمانہ میں ربط ہے کاروبارِ حق سے
پیمبری(ص) ختم ہو چکی ہے مگر پیامات آ رہے ہیں

مری نگاہوں میں بزمِ ماتم بھی منزلِ امتحاں ہے شاہد
جنہیں مشیت نے آزمایا وہ اب ہمیں آزما رہے ہیں

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شاہد نقدی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسافر گر چرالیں اپنی نظریں علم کے در سے

تو سارے رابطے کٹ جائیں امت کے پیمبر(ص) سے

علی(ع) کے روئے اقدس میں ہے جلوہ ہر پیمبر(ص) کا

نظر ڈالی علی(ع) پر مل لیے ایک اک پیمبر(ص) سے

ذرا نامِ مقابل پوچھ لے قبلِ وغا مرحب

تری ماں نے کہا تھا بچ کے رہنا تیغ حیدر(ع) سے

دلائل میں نصیری کے یقینا وزن ہے لیکن

جو وہ کہتا ہے میں کہتا نہیں اللہ کے ڈر سے

سرِ منبر نبی(ص) کے بعد دنیا آئی تو لیکن

نہ ہو پانی ہے جس بادل میں وہ برسے تو کیا برسے

خدا وندا مسلماں کو وہ چشمِ دور رس دے دے

کہ دشتِ خم نظر آنے لگے ہجرت کے بستر سے

علی(ع) کا مثل کوئی ڈھونڈ کر لائے تو ہم جانیں

خدا سازی تو آساں ہے بنا لیتے ہیں پتھر سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظر آئے نہ آئے کوئی ہادی اب بھی ہے شاہد

نہ ہوگر حجتِ قائم(ع) زمیں ہٹ جائے محور سے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شبنم رومانی

جب دکھائے اسد اللہ نے تلوار کے ہاتھ

خشک پتے نظر آنے لگے اغیار کے ہاتھ

دیکھتا ہوں جو کسی رحل پہ قرآنِ کریم

چوم لیتا ہوں تصور میں علمدار(ع) کے ہاتھ

دیکھتے رہ گئے اربابِ جفا حیرت سے

بک گئے اہلِ وفا سیدِ ابرار(ع) کے ہاتھ

ایک اک ہاتھ تھا تلوار کا صد خشتِ حرم

یوں بھی تعمیر کیا کرتے ہیں معمار کے ہاتھ

ہائے   وہ   جذبِ   وفا   اُف وہ جنونِ اِیثار

خود َعلم ہوگئے میداں میں علمدار(ع) کے ہاتھ

ظلم کی حد ہے کہ ظالم بھی بلک کر رویا

کبھی ماتھے پہ تو زانو پہ کبھی مار کے ہاتھ

ہر   برے   کام   کا   انجام   برا   ہوتا   ہے

کس نے دیکھے ہیں بھلا کیفرِ کردار کے ہاتھ

گھونٹ دیتی ہے گلا وحشتِ احساسِ گناہ

نکل آتے ہیں اچانک درو دیوار کے ہاتھ

یوں تو ہوں شاعرِ رومان مگر اے شبنم

بک گیا ہوں میں کسی یارِ طرحدار کے ہاتھ

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

میر شجاعت علی خاں معظم جاہ شجیع شہزادۂ سلطنتِ آصفیہ

مقابلِ رخِ شہ(ع) آفتاب کیا ہوگا

جوابِ سبط(ع) رسالت(ص) مآب کیا ہوگا

نبی(ص) کا حسن ہے شانِ علی(ع) ہے اکبر(ع) میں

بس اب سمجھ لو کہ ان کا شباب کیا ہوگا

جو بے حساب کرم ہے ترا تو محشر میں

گناہ گاروں کا یارب حساب کیا ہوگا

علی(ع) وصیٔ نبی(ص) ہیں علی(ع) ولئ خدا

یہ لاجواب ہیں ان کا جواب کیا ہوگا

لحد نے کی تو ہیں تیاریاں فشار کی آج

جو آئیں بہرِ مدد بوتراب(ع) کیا ہوگا

تڑپ کے مر گئے بچے حسین(ع) کے پیاسے

جہاں میں لاکھ یہ برسے سحاب کیا ہوگا

حرم(ع) رسول(ص) کے دربارِ عام میں ہوں کھڑے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اب اس سے بڑھ کے بھلا انقلاب کیا ہوگا

ملی ہے مجھ کو شجاعت علی(ع) کے صدقے میں

شجیع اور جہاں میں خطاب کیا ہوگا

***

جہانِ ظلم سے اصغر(ع) بھی مسکراکے چلے

بجھانے آئے تھے پیاس اور تیر کھا کے چلے

حسینیوں (ع) کے بھی کیسے بڑھے ہوئے دل تھے

قریب آئی جو منزل قدم بڑھا کے چلے

علم بدوش تھے لشکر کی جان تھے عباس(ع)

بہ زورِ تیغ زمیں آسماں ہلا کے چلے

علی(ع) کے شیر(ع) تھے ہاتھ اپنے کردیئے صدقے

خدا کی راہ میں دنیا سے ہاتھ اٹھا کے چلے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حسین(ع) کو جو سکینہ(ع) وغا میں یاد آئی

پلٹ کے خیمہ میں آئے گلے لگا کے چلے

چلے جو تشنہ لبِ کربلا سوئے کوثر

لبِ فرات چراغِ وفا جلا کے چلے

اسی لئے علی اکبر(ع) جہاں میں آئے تھے

علی(ع) کی شان شبابِ نبی(ص) دکھا کے چلے

دلوں پہ داغ عزیزوں کے بازوئوں میں رسن

عجیب شان سے مہمان کربلا کے چلے

قبولیت کی سند بھی چلے شجیع کے ساتھ

سلام روضۂ اقدس پہ جب سنا کے چلے

علقمہ کے ساحل پر

شفیق لکھنوی اُمّی ہیں ۔ پیارے صاحب رشید کے چہیتے شاگردوں میں شمار ہے صاحبِ دیوان ہیں ۔ لکھنو کے اُمّی شعراء

علقمہ کےساحل پر

سید احمد حسین شفیق لکھنوی عرف ننھو

کربلا کے دشت میں یوں شاہ(ع) کا ماتم رہا

خاک اڑائی دن نے شب کو گریۂ شبنم رہا

ذوالفقارِ شاہ(ع) کہتی تھی بڑی عابد ہوں میں

دشمنوں سے جنگ کرنے میں مرا سر خم رہا

تم بھی انصارِ شہ(ع) دیں زندۂ جاوید ہو

بعد مر جانے کے تم میں تا قیامت دم رہا

سربلندوں کے جدا کرتی ہے سر شمشیرِ شاہ(ع)

دیکھتی جاتی ہے مڑ مڑ کے کہ کس میں دم رہا

خونِ ناحق کی شہادت دے گا وہ روزِ جزا

خونِ اصغر(ع) حرملہ کے تیر میں جو جم رہا

اندمالِ زخمِ شاہ(ع) دیں ہے منظورِ نظر

اس لئے آنکھوں میں میری اشک کا مرہم رہا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہتا تھا دریا کہ ان کے تر تو ہوں زخمِ جگر

عکس سے عباس(ع) کے آب رواں یوں تھم رہا

اور خاصانِ خدا گذرے ہیں عالم میں شفیق

تا قیامت اک حسین(ع) ابنِ علی(ع) کا غم رہا

***

دیواں ہوا مرتب دیکھے گا اک زمانہ

ان پڑھ ہوں میں الٰہی عزت مری بچانا

اک لفظِ کن سے تیرا ہر چیز کا بنانا

جیسا کہ تو ہے خالق ویسا ہے کارخانہ

یکتا ہے تو بھی خالق تیرا نبی(ص) یگانا

دنیا میں جس سے پایا اسلام نے ٹھکانا

سب منکروں کے ہاتھوں وہ ظلم کا اٹھانا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ اس کا قاعدہ تھا اخلاق کا بتانا

تیرا پیام لے کر ہر سمت اس کو جانا

تو دوست تھا الٰہی دشمن تھا اک زمانہ

ایسے نبی(ص) کا یارب ایسا وصی(ع) بنانا

جس کو امامِ(ع) اوّل کہنے لگا زمانہ

بچوں میں یہ علی(ع) کے تھا فعلِ عاشقانہ

دے دے کے اپنی جانیں اسلام کو بچانا

ان سب نے منکروں کا ستھرائو کردیا ہے

کفار کو تھا مشکل جانوں کا بھی بچانا

ان کو ہی تو نے دی تھی ایسی صفت الٰہی

ہر دم جہاد کرکے کفارّ کو دبانا

ایمان کے چمن میں یہ معجزہ ہے ظاہر

نامِ کریم سُن کر کلیوں کا پھول جانا

ایماں کے جوہیں بلبل وہ کررہے ہیں کوشش

اپنا بنا رہے جنت میں آشیانا

ان کی زباں کی قوت زائد ہو یا الٰہی

اسلام کا ہے ڈنکا بلبل کا چہچانا

انساں ہو یا کہ طائر آباد رکھنا ان کو

پڑھتے ہیں ہر چمن میں جو تیرا ہے فسانا

ان پڑھ شفیق یارب آیا ہے تیرے در پر

یہ ہو اثر سخن میں اچھا کہے زمانا

***

رہ گئے تنہا تو طعنہ زن ستمگر ہوگئے

شاہ(ع) کو زخمِ زباں سب شکلِ نشتر ہوگئے

بحرِ غم میں غرق یہ ایسے بہتّر ہوگئے

کشتیٔ اسلام کے مضبوط لنگر ہوگئے

رونے والے شاہ(ع) کے کہنے لگے روزِ جزا

آنسوئوں نے یہ ترقی کی کہ گوہر ہوگئے

ان کے باعث سے بڑی اسلام میں رونق ہوئی

جو بہتّر فدیۂ دینِ پیمبر(ص) ہوگئے

کہتی تھی زینب(ع) ابھی عون(ع) و محمد(ع) طفل ہیں

جنگ میں پہلے پہل کیسے دلاور ہوگئے

ننگے سر دیکھا جو آلِ(ع) مصطفی(ص) کو راہ میں

خاک سے اٹھ کر بگولے شکلِ چادر ہوگئے

حضرتِ اصغر(ع) کے مرنے میں عجب اعجاز تھا

جان دے کر یہ بزرگوں کے برابر ہوگئے

کہتی تھی بانو(ص) علی اکبر(ع) سے شادی ہو کہیں

اب جواں نامِ خدا تم جانِ مادر ہوگئے

شہ(ع) کے صدقے میں گنہ گاروں کو بخشے گا خدا

جس قدر بگڑے تھے وہ سیدھے مقدر ہوگئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یاد تو ہوں گی تجھے دستِ خدا کی قوتیں

کس قدر ٹکڑتے ترے اے بابِ خیبر ہوگئے

یہ عقیدہ ہے مرا میں صاف کہتا ہوں شفیق

باوفا عالم میں عباس(ع) دلاور ہوگئے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

محمد سعید شفیق بریلوی

یہ کون شخص ہے کیسا دکھائی دیتا ہے

کہ جو بھی دیکھے ہی، اپنا دکھائی دیتا ہے

ہے کتنی صدیوں کا گرد و غبار چہرہ پر

یہ مہر پھر بھی چمکتا دکھائی دیتا ہے

جو کام آنہ سکا چند تشنہ کاموں کے

ہمیں وہ نام کا دریا دکھائی دیتا ہے

کسی کو خوں کی ضرورت کسی کو پانی کی

جسے بھی دیکھو وہ پیاسا دکھائی دیتا ہے

نہ جانے خیمہ میں یہ کیسے لوگ بیٹھے ہیں

کہ شمع گل ہے ، اُجالا دکھائی دیتا ہے

ہیں اس گھرانے کے سب لوگ ایک قامت کے

کہ جو بھی آتا ہے اونچا دکھائی دیتا ہے

کوئی علیؑ کے ہے خوابوں کی ہو بہو تعبیر

کوئی نبی(ص) کا سراپا دکھائی دیتا ہے

نہ کچھ تھکن کے ہیں آثار اور نہ موت کا ڈر

ہر ایک چہرہ شگفتہ دکھائی دیتا ہے

عجیب شان ہے ان چند مرنے والوں کی

کہ زرد موت کا چہرہ دکھائی دیتا ہے

لرز رہے ہیں عدو، دیکھو ذوالفقار نہ ہو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہمیں تو ہاتھوں پہ بچّہ دکھائی دیتا ہے

نہ جانے کیوں اسے بیمار لوگ کہتے ہیں

ہمیں یہ شخص مسیحا دکھائی دیتا ہے

شفیق کس کا کرم ہے کہ تیری قسمت کا

بلندیوں پہ ستارا دکھائی دیتا ہے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شکیل بدایونی

نظر وابستۂ ماہِ محرّم ہوتی جاتی ہے

سلامی بزمِ ہستی بزمِ ماتم ہوتی جاتی ہے

طبیعت خود بہ خود دلداۂ غم ہوتی جاتی ہے

صدائے دل صدائے سوزِ ماتم ہوتی جاتی ہے

ہوائے دہر کی خوں نابہ افشانی ارے توبہ

خزاں بر کف بہارِ بزمِ عالم ہوتی جاتی ہے

اُدھر صرفِ ستم گیسو بریدہ فوجِ شامی ہے

اِدھر تیغِ برہنہ اور برہم ہوتی جاتی ہے

ہر اک روحِ جفا ہے خود جفاکار و جفاپیشہ

بلا شک داخلِ قعرِ جہنم ہوتی جاتی ہے

شہادت جس کو مدت سے سرافرازی کا ارماں تھا

وہ اب پابوسِ محبوبِ دو عالم ہوتی جاتی ہے

حسینِ(ع) پاک کی گردن پہ خنجر چلتا جاتا ہے

مکمل داستانِ جورِ پیہم ہوتی جاتی ہے

خمِ تیغِ قضا محرابِ کعبہ ہے نگاہوں میں

جبینِ شوق سجدوں کے لئے خم ہوتی جاتی ہے

خدا شاہد کہ اس ایثار و قربانی کے صدقے میں

خدائی واقفِ رازِ دو عالم ہوتی جاتی ہے

زمینِ کربلا کے اُف وہ ہیبت ناک نظارے

دلوں سے قدرِ محشر واقعی کم ہوتی جاتی ہے

حریفانِ علی(ع) وعدہ خلافی کرتے جاتے ہیں

عداوت، جزو خوئے ابنِ آدم ہوتی جاتی ہے

مئے کوثر پلاتے ہیں جنابِ مصطفی(ص) شاید

علی اصغر(ع) کے رونے کی صدا کم ہوتی جاتی ہے

ستم کوشانِ بزدل شیربن بن کر بپھرتے ہیں

دلیروں کی جماعت جس قدر کم ہوتی جاتی ہے

ترانے عشق کے اتنے ہی دلکش ہوتے جاتے ہیں

صدائے سازِ ہستی جتنی مدھم ہوتی جاتی ہے

جہاں پر جتنے اسرارِ شہادت ُکھلتے جاتے ہیں

شریعت اور محکم اور محکم ہوتی جاتی ہے

شکیل اسلام کے دشمن مٹے اور مٹتے جاتے ہیں

یہ قربانی مسلم تھی مسلم ہوتی جاتی ہے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شمیم امروہوی

سلامی جاں گزا ہے رنج وغم خاصانِ داور
کا

قلق سبطین(ع) کا ، زہرا(ص) کا، حیدر(ع) کا،
پیمبر(ص) کا

سدا ُشہرہ رہے گا جود و خلق و زورِ حیدر
(ع) کا

قطار و شیر و انگشتر کا، در کا، روح کے َ
پر کا

علی(ع) کی تیغ کے دم سے ہوا ہر معرکہ فی
یصل

احد کا، بدرکا، صفین کا، خندق کا، خیبر
کا

یہ پانچوں سورے اے دل، پنجتن(ع) کی شان میں

آئے

قمرکا ، شمس کا ، رحمان کا ، مریم(ع) کا ،

کوثر کا

فدائے شاہ(ع) ہوکر حر(ع) نی، کس کس کا شر

ف پایا

اویس(ع) و زید(ع) کا ، عمار(ع) کا ، سلماں (ع) کا

بوذر(ع) کا

نشاں مٹ کر وفاداری میں کیسا نام نکلا

ہے

زہیر(ع) و مسلم(ع) و وہب(ع) و حبیب(ع) و حر(ع)

صفدر(ع) کا

غلامِ پنجتن(ع) کو ڈر نہیں ان پانچوں چیزو

ں کا

اجل کا، جاں کنی کا، قبر کا، برزخ کا، محشد

ر کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ِملا ہے رونے والوں کو ثواب اک کا آہ

کیا کیا

صلٰوۃ و صوم کا خمس و زکوٰۃ و حجِّ اکبر

کا

سوائے تشنگی شبیر(ع) کو ایک ایک صدمہ

تھا

بھتیجوں بھانجوں کا ، بھائی کا ، اکبر(ع) کا ، اصغ

ر(ع) کا

برابر زخم پر ہے زخم ، شہ(ع) کے جسمِ اطہ

ر پر

تبر کا ، تیر کا ، تلوار کا ، نیزے کا ، خنجر

کا

غضب ہے اتنے صدمے ایک جانِ خواہرِ شہ(ع

) پر

ردا کا، قید کا، بچوں کا، اکبر(ع) کا، برادر(

ع) کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سکینہ(ع) لے گئی یہ پانچ داغ اس باغِ عالم

سے

طمانچوں کا، رسن کا، باپ کا، عمّو کا، گوہ

ر کا

تڑپ کے کہتی تھی بانو(ع)، کروں کس کا کا م

یں ماتم

جواں کا، طفل کا، داماد کا، دختر کا، شوہ

ر کا

قیامت ہے نئی بیاہی سہے بچپن میں کیا کیا

غم

پدر کا بھائی کا گھر کا رنڈاپے کا کھلے سہ

ر کا

تہِ خنجر امامِ پاک کو کس کس کا دھیان

آیا

بہن کا، بیٹی کا بیمار کا، امت کا ، محضر

کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تپِ ہجراں میں جلنے کو چراغ اک رہ گیا بہ

اقی

نبی(ص) و فاطمہ(ص) کا حیدر(ع) و شبیر(ع)

و شبر(ع) کا

شمیم اس کلمۂ وحدت کا ہر دم دھیان رکھتا ہ

ے

میں بندہ ایک کا دو تین کا نو کا اکہتر

کا

***

حیاتِ دو جہاں رسول

(ص)

نصیبِ این و آں حسین

(ع)

جہاں جہاں جہاں رسول

(ص)

وہاں وہاں وہاں حسین

(ع)

*

لب و نظر کی زیب و ز

ین

حدیثِ شاہ(ص) م

شرقین

حسین(ع) کی زباں رسو

ل(ص)

رسول(ص) کی زباں ح

سین(ع)

*

انہیں کا فیض جا ب

جا

بساطِ خشک و تر ہے

کیا

فروغِ ہر زماں رسو

ل(ص)

مکینِ ہر مکاں حسین

(ع)

*

روش روش ہے لالہ

زار

ہر ایک گل سدا بہ

ار

بنائے گلستاں رسول

(ص)

بہارِ بے خزاں حسین

(ع)

*

حرم زمینِ اب

تلا

کر زمینِ بلا

بلا

یہاں کے آسماں رسو

ل(ص)

حسیں آسماں کے وہاں

ن(ع)

*

ہر اک نظر ہر اک نہ

گاہ

جلوہ کی حق شہودِ

گاہ

خدا کے رازداں رسول

(ص)

حد رازداں کے نبی(ص)

سین(ع)

*

سوالِ بولہب شد

ید

سوالِ سخت تر یز

ید

جواب میں وہاں رسول

(ص)

جواب میں یہاں حسین

(ع)

*

شمیم غم گسار پر

یہ فیض کردگار

کر

کرم ہی مہرباں رسول

(ص)

کرم ہی جانِ جاں حسین

(ع)

***

چراغِ خانۂ زہرا(ص) دکھائی دیتا ہے

وہ ظلمتوں میں اُجالا دکھائی دیتا ہے

جو اہلِ بیت(ع) کے در پر لگا رہا برسوں

اسی غلاف میں کعبہ دکھائی دیتا ہے

نشانِ دینِ پیمبر(ص) ہے آپ کا دامن

فضا میں سبز پھریرا دکھائی دیتا ہے

اگر شرائط صلحِ حسن(ع) پہ غور کِ

رو

حدیبیہ کا سا نقشہ دکھائی دیتا .

ہے

بقائے دین کی کوشش رسول(ص) کا

کِردار

اس ایک صلح میں کیا کیا دکھائی دیتا .

ہے

پلا رہا ہے جو محشر میں جام کوثر .

کے

وہ تین روز کا پیاسا دکھائی دیتا .

ہے

مدد کو آئو کہ وقتِ مدد ہے اے مہ

ولا

شمیم آپ کا تنہا دکھائی دیتا ہ

ے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

منظور حسین شور

یہ سلسلہ ہے اٹل دینِ مصطفی کے لئے

علی نبی کے لئے ہیں نبی خدا کے لئے

میانِ باطل و حق زحمتِ تمیز بھی کر

یہ رہگذار ترستی ہے نقشِ پا کے لئے

وہ جس کا وقت کی تاریخ میں ہے نام حسین

وہ استعارۂ وحدت ہے کبریا کے لئے

علی کا ذکر عبادت ہے بے رکوع و سجود

کہ سمت و جہت ضروری نہیں ہوا کے لئے

سقیفہ بند ہو ایماں کہ شام کا بازار

جواز کوئی تو ہو خونِ کربلا کے لئے

تھیں برقعہ پوش سبھی دخترانِ کوفہ و شام

نہ تھی ردا تو فقط بنتِ فاطمہ کے لئے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شورش کاشمیری

سوچتا ہوں کہ اسی قوم کے وارث ہم ہیں
جس نے اولادِ پیمبر کا تماشا دیکھا

جس نے سادات کے خیموں کی طنابیں توڑیں
جس نے لختِ دل حیدر کو تڑپتا دیکھا

برسرِ عام سکینہ کی نقابیں الٹیں
لشکرِ حیدر کرار کو لٹتا دیکھا

اُمِّ کلثوم کے چہرے پہ طمانچے مارے
شام میں زنیب و صغریٰ کا تماشا دیکھا

شہ کونین کی بیٹی کا جگر چاک کیا

سبطِ پیغمبرِ اسلام کا لاشا دیکھا

دیدۂ قاسم و عباس کے آنسو لوٹے

قلب پر عابد بیمار کے چرکا دیکھا

توڑ کر اکبر و اصغر کی رگوں پر خنجر

جورِ دوراں کا بہیمانہ تماشا دیکھا

بھائی کی نعش سے ہمشیر لپٹ کر روئی

فوج کے سامنے شبیر کو تنہا دیکھا

پھاڑ کے گنبدِ خضریٰ کے مکیں کا پرچم

عرش سے فرش تلک حشر کا نقشا دیکھا

قلبِ اسلام میں صدمات کے خنجر بھونکے

کربلا میں کفِ قاتل کا تماشا دیکھا

ابوسفیان کے پوتے کی غلامی کرلی

خود فرشتوں کو دنایت سے پنپتا دیکھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے میری قوم ترے حسنِ کمالات کی خیر

تو نے جو کچھ بھی دکھایا وہی نقشا دیکھا

یہ سبھی کیوں ہے یہ کیا ہے مجھے اب سوچنے دے

کوئی تیرا بھی خدا ہے مجھے اب سوچنے دے

***

قرنِ اوّل کی روایت کا نگہدار حسین

بسکہ تھا لختِ دلِ حیدر کرار حسین

عرصۂ شام میں سی پارۂ قرآنِ حکیم

وادیٔ نجد میں اسلام کی للکار حسین

کوئی انساں کسی انساں کا پرستار نہ ہو

اس جہاں تاب حقیقت کا علمدار حسین

ابوسفیان کے پوتے کی جہانبانی میں

عزتِ خواجۂ گیہاں کا نگہدار حسین

کرۂ ارض پہ اسلام کی رحمت کا ظہور

عشق کی راہ میں تاریخ کا معمار حسین

جان اسلام پہ دینے کی بنا ڈال گیا

حق کی آواز صداقت کا طرفدار حسین

وائے یہ جور جگر گوشۂ زہرا کے لئے

ہائے نیزے کی انی پر ہے جگر دار حسین

ہر زمانے کے مصائب کو ضرورت اس کی

ہر زمانے کے لئے دعوتِ ایثار حسین

کربلا اب بھی لہو رنگ چلی آتی ہے

دورِ حاضر کے یزیدوں سے ہے دو چار حسین

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

مرزا محمد اشفاق شوق لکھنوی

جس سے ماتم سرِ بازار نہیں ہو سکتا
وہ کبھی شہ کا عزادار نہیں ہو سکتا

غمِ سرور میں جو زنجیر پہن لیتا ہے
وہ مصائب میں گرفتار نہیں ہو سکتا

دستِ شبیر سے جیسا سرِ بیعت پہ ہوا
ایسا کونین میں اب وار نہیں ہو سکتا

زیب دیتا نہیں میثم کا حوالہ اس کو
ذکرِ حق جس سے سرِ دار نہیں ہو سکتا

دشمنِ شہ کے بنیں دوست برائے دنیا
حق پسندوں کا یہ کردار نہیں ہو سکتا

چشم و ابرو ہی سے اظہارِ برأت کردے
تو اگر برسرِ پیکار نہیں ہو سکتا

''غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہوکر''

آپ سے کہہ دیا سو بار نہیں ہو سکتا

سلسلہ مدح کا محشر کی سحر سے مل جائ

ے

ذکرِ عباس جری بار نہیں ہو سکتا

چشمِ عرفاں سے ذرا دیکھ تو سوئے درگاہ

اس سے بہتر کوئی دربار نہیں ہو سکتا

جس کو تقدیسِ علم کا نہیں احساس وہ شخص

مدحِ عباس کا حق دار نہیں ہو سکتا

شیر آتا ہے سوئے نہر کہو اعدا سے

اب کوئی راہ کی دیوار نہیں ہو سکتا

رعبِ حیدر کی قسم خسروِ اقلیم جلال

کوئی بھی مثلِ علمدار نہیں ہو سکتا

جس کو باطل کے اندھیروں میں سکوں ملتا ہے

وہ کبھی حق کا طرفدار نہیں ہو سکتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روزِ محشر کوئی اے شوق بجز بنتِ رسول

میرے اشکوں کا خریدار نہیں ہو سکتا

***

رو رہے تھے خوف سے جس رات تم غاروں کے بیچ

چین سے اس رات ہم سوئے ہیں تلواروں کے بیچ

مدحِ حیدر میں قصیدے دوستانِ اہلِ بیت

دار کے منبر سے پڑھتے ہیں ستم گاروں کے بیچ

اب تو ان لوگوں کا کچھ نام و نشاں ملتا نہیں

جو چنا کرتے تھے ہم لوگوں کو دیواروں کے بیچ

مل کے پیشانی پہ اپنی خاکِ پائے بو تراب

سرخ رو رہتے ہیں ہم دنیا میں زرداروں کے بیچ

محفلِ اعمال میں ہے یوں ولائے اہلِ بیت

ماہِ کامل ضوفشاں ہو جس طرح تاروں کے بیچ

ہو مبارک آئے دنیا میں حسین ابنِ علی

مغفرت کا ذکر ہوتا ہے گنہ گاروں کے بیچ

کیا عزاداری کو روکیں گی ستم کی آندھیاں

ہم علم لے کر چلے جاتے ہیں انگاروں کے بیچ

آبروئے دیں بچانے کو علی ابن الحسین

ہتھکڑی پہنے ہوئے آئے ہیں بازاروں کے بیچ

شوق یہ ہے مختصر سی اپنی رودادِ حیات

زندگی ماتم میں گزری ہے عزاداروں کے بیچ

***

فکرِ رسأ زبانِ قلم ہو بسانِ تیغ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لکھنا ہے مجھ کو مدحِ علی داستانِ تیغ

خود اپنے ہاتھوں لٹ گئے سودا گرانِ تیغ

جب لیلتہ اُلہریر میں چمکی دکانِ تیغ

ہیں زندگی سے سیر جو تشنہ لبانِ تیغ

پانی انہیں پلاتی ہے جوئے روانِ تیغ

لاسیف برزبانِ ملک مدحِ ذوالفقار

یہ سورۂ حدید نہیں ہے بیانِ تیغ

دوشِ نبیؑ پہ نقشِ کفِ پائے مرتضیٰ

جبریل کے پروں پہ ملے گا نشانِ تیغ

کیا دستِ مرتضیٰ کی صفائی کا ہو بیاں

ہوتے ہیں دنگ دیکھ کے کاریگرانِ تیغ

تقسیمِ جسم میں بھی عدالت ہے برقرار

مرحب کو آکے دیکھ لیں خود منصفانِ تیغ

دیکھیں کلیم قوتِ بازوئے حیدری

ہیں سجدہ ریز پیشِ خدا ساحرانِ تیغ

اصلاب دیکھ دیکھ کے چلتی ہے جنگ میں

ہوتا ہے یوں بہ دستِ خدا امتحانِ تیغ

قبضے پہ ذوالفقار کے حیدر کا ہاتھ ہے

دستِ خدا جہاں میں ہے شایانِ شانِ تیغ

خود دشمنانِ تیغ گلے اپنے کاٹ لیں

گر مدحِ ذوالفقار کریں دوستانِ تیغ

دشمن کوزیر کرتے ہیں میدانِ جنگ میں

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیدہ ورانِ تیغ

خنجر کی دھار پر بھی ثنائے علی رہی

میثم کی طرح کون ہوا خوش بیانِ تیغ

عباس اور شبیہ پیمبر ہوئے شہید

ابنِ حسن کے تن پہ ِکھلا گلستانِ تیغ

اپنے گلوں کو رکھ دیا خنجر کی دھار پر

اسلام کو ِجلا گئے یہ عاشقانِ تیِ

غ

***

ان کو نہ ہوگی زلزلۂ حشر کی خبر

دشتِ بلا میں سوگئے جو کشتگانِ تیغ

محشر سے پہلے حشر بپا ہوگا دہر میں

جب ہوگی دستِ مہدی دیں میں عنانِ تیغ

اک روز الٹ کے پردۂ غیبت کو آئے گا

کب تک سنے گا جانِ محمد فغانِ تیغ

شوق انتقامِ خونِ شہیداں کے واسطے

باقی ابھی زمین پہ ہے آسمانِ تیغ

***

بزمِ رسول پاک میں بوذر سے منہ کی کھائی

میدان میں گئے تو غضنفر سے منہ کی کھائی

ایماں کے مرتبوں کا اگر ذکر آگیا

سلماں سے منہ کی کھائی ابوذر سے منہ کی کھائی

حیران مشرکین تھے کعبے میں تھے علی

جب قفل کھولنے کو چلے در سے منہ کی کھائی

حیدر ہیں محوِ خواب کسی کو خبر نہ تھی

کفار نے رسول کے بستر سے منہ کی کھائی

مرحب کو اپنے نام پہ بے حد گھمنڈ تھا

جب آیا رزم گاہ میں حیدر سے منہ کی کھائی

جب آئے بحث کرنے کو روزِ مباہلہ

نصرانیوں نے آلِ پیمبر سے منہ کی کھائی

اترا درِ علی پہ ستارہ دمِ سحر

وہ دیکھئے نجوم نے اختر سے منھ کی کھائی

پلٹا علی کے ایک اشارے پہ آفتاب

یا دشمنوں نے مہرِ منور سے منھ کی کھائی

حیدر کے در کو چھوڑ کے جو راستہ چلا

دنیا و آخرت میں ہر اک در سے منھ کی کھائی

دنیا میں اہلبیت کے دشمن رہے ذلیل

محشر کے روز شافعِ محشر سے منھ کی کھائی

میزاں پہ روزِ حشر عجب معرکہ ہوا

عصیاں نے میرے مدح کے دفتر سے منھ کی کھائ

ی

دیوان روزِ حشر نہ جنت دلا سکے

سب شاعروں نے شہ کے سخنور سے منھ کی کھائی

ہر معرکہ حسین کے صدقے میں سر ہوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہر مرحلے نے الفتِ حیدر سے منھ کی کھائی

دن حشر کا گزر گیا طوبیٰ کے سائے میں

اور تشنگی نے چشمۂ کوثر سے منھ کی کھائی

دنیا سے جو بھی دشمنئ آل لے گیا

اے شوق اُس نے شافعِ محشر سے منھ کی کھائی

***

وہ جن رستوں سے گزرے وہ جوابِ کہکشاں ٹھہر

ے

وہیں جنت سمٹ آئی مرے مولا جہاں ٹھہرے

بتا منکر محمد جب نہیں کیوں یہ جہاں ٹھہرے

یہ کن قدموں کی برکت سے زمین و آسماں ٹھہر

ے

زمیں سے پوچھ لو فیضان ان آنکھوں کے چشموں ک

ا

وہیں گلشن بنا ڈالا جہاں اُبلے جہاں ٹھہرے

میں جب سمجھوں محبت ربطِ باہم جب بڑھے اتنا

وہ لیں گر امتحاں میرا خود ان کا امتحاں ٹھہر

ے

محبت کر تو لی ان سے مگر ہر دم یہ دھڑکا ہے

کہیں ایسا نہ ہو سعئ تمنا رائگاں ٹھہرے

نہ کہہ پائی زباں جو راز وہ اشکوں نے کہہ ڈالا

مرے آنسو ترے آگے نرالے ترجماں ٹھہرے

نہ ان کا ذکر ہو جس میں نہ خونِ دل سے ّ لکھی ہ

و

بھلا کس طرح ممکن ہے وہ میری داستاں ٹھہر

ے

چلی ہے عزمِ کامل کے سہارے ڈھونڈنے ان کو

نگاہِ جستجو اللہ جانے اب کہاں ٹھہرے

منور عرش تک ہو پرتوِ رخسار سے جس کے

نہ پھر کیوں نقشِ پا اس کا چراغِ آسماں ٹھہرے

کبھی فطرت پہ قدرت باپ دکھلائے کبھی بیٹا

کہیں برسیں گھٹائیں اور کہیں آبِ رواں ٹھہرے

سن اے بے معرفت زاہد امامت کی نگاہوں میں

مرے آنسو تری ساری عبادت سے گراں ٹھہرے

زمیں ان کی زماں ان کا غرض سارا جہاں اُن کا

نہیں حق ان کے دشمن کو کہ وہ آکر یہاں ٹھہرے

وہی ہیں مالکِ جنت وہی ہیں مالکِ کوثر

جگہ دشمن کی ہے دوزخ وہ بس جاکر وہاں ٹھہرے

جبینِ شوق میں اے کاش یہ تاثیر پیدا ہو

جہاں بھی سر جھکا دوں بس وہیں پر آستاں ٹھہرے

علقمہ کے ساحل پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علقمہ کے ساحل پر

شوکت تھانوی

دردِ حسرت اور ہے صحرائے غربت اور ہے

رنج سب کے اور ہیں شہ کی مصیبت اور ہے

خاک و خوں میں لوٹتا ہے ایک شاہ تشنہ کام

کربلا کیا اب بھی دل میں کچھ کدورت اور ہے

اک مسافر سے زمانہ برسرِ پیکار ہے

کیا ستم کی اس سے بڑھ کر بھی کدورت اور ہے

ہاتھ کرتے ہو قلم تھوڑے سے پانی کے لئے

ظالموں اس سے بھی بڑھ کر کیا شقاوت اور ہے

آگئے عون و محمد رن میں ماں کو چھوڑ کر

کیا کسی کمسن کے دل میں اتنی جرأت اور ہے

ظاہرا مظلوم سے معلوم ہوتے ہیں حسین

غور سے دیکھے جو کوئی تو حقیقت اور ہے

ملکِ دنیا سے کہیں پائندۂ ہے ملکِ بقا

باغِ شدّاد اور ہے گلزارِ جنت اور ہے

شمر ُیوں غربت زدہ سے کوئی لڑتا ہے کبھی

اے ستم ایجاد ہمت کر کہ ہمت اور ہے

حر تمہیں رن کی طرف کچھ اور بڑھنا چاہیے

سامنے ہے خلد تھوڑی سی مسافت اور ہے

خارزارِ کربلا ہے آج تک دنیائے دوں

ہو بہو عالم وہی ہے صرف صورت اور ہے

جانشیں شمرِلعیں کے ہیں بہت سے آج بھی

جانشینِ شاہ کی ہم کو ضرورت اور ہے

علقمہ کےساحل پر

شوکت لکھنوی اُمّی شعرائ میں سے ہیں پہلے ضمیر کاظمی لکھنوی اور اس کے بعد سروش الہ آبادی کو کلام برائے اصلاح دکھایالکھنو کے اُمّی شعراء

علقمہ کے ساحل پر

مرزا شوکت حسین شوکت لکھنوی

دل کو گر آلِ نبی کی مہربانی چاہیے
میثم تمار کی سی زندگانی چاہیے

دین کہتا ہے نجف سے مجھ کو قوت تو ملی
کربلا سے اب حیاتِ جاودانی چاہیے

غیظ میں عباس یہ کہتے چلے سوئے فرات
میں ہوں سقّائے سکینہ مجھ کو پانی چاہیے

دشمنوں کے بیچ میں اسلام کی تبلیغ کو
زینب و کلثوم کی سی حق بیانی چاہیے

ظالموں کی شورشوں کا زور ڈھانے کے لئے
اصغر معصوم ایسی بے زبانی چاہیے

ڈوب جائے جس میں باطل اور جل جائے ستم
ایسی گرم و تیز اشکوں کی روانی چاہیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اُمِّ لیلیٰ چاہتی ہیں بخش دیں اپنی حیات

موت جب کہتی ہے اکبر کی جوانی چاہیے

تونے کیا سمجھی نہیں تھی بے زباں بچے کی بات

حرملہ پیکاں نہیں اصغر کو پانی چاہیے

شاعری سے عاقبت شوکت بنانے کے لئے

اہلِ بیتِ مصطفیٰ کی مدح خوانی چاہیے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

شہاب کاظمی

ایک ہے انسان ایسا سارے انسانوں کے بیچ

جس طرح رکّھی ہوئی ہو شمع پروانوں کے بیچ

ہم سے پوچھو ہم بتائیں گے وفا کیا چیز ہ

ے

زندگی ہم نے گزاری ہے عزائ خانوں کے بی

چ

وہ مدینہ ہو کہ مشہد کربلا ہو کہ نج

ف

ایک ہی جلوہ ہے سارے آئینہ خانوں کے ب

یچ

اس کو کیا کہئے جسے ہو عصمتِ مرسل پہ شک

بات یہ رکھتا ہوں میں سارے مسلمانوں کے ب

یچ

منزل انفس پہ یہ آئیں نبی کے ساتھ اگر

صورتِ مطلق نکل آتی ہے امکانوں کے بی

چ

خونِ ناحق ہے جبینوں سے عیاں ہو جائے

گا

انگلیاں ہر چند رکھیں لوگ دستانوں کے بۃ

یچ

اک امامت پر نہیں ہے منحصر جورِ یزید

کٹ گئے دَورِ امامت کتنے زندانوں کے بیچ

کربلا والوں کی پیاس اے محتسب ہم سے نہ پو

چھ

آج بھی آتی ہے آوازِ عطش کانوں کے بیۃ

چ

روشنی فانوس میں ہوتی ہے جیسے جلوہ گ

ر

یوں غمِ شبیر ہے دل کے نہاں خانوں کے بیچ

مان لوں کیسے عرب مہماں نوازی میں تھے ڧ

رد

تین دن کی پیاس ہے کوفے کے مہمانوں کے بۃ

یچ

اِس قدر شاید نہ ہوتا دکھ رسول اللہ کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قتل ہوجاتے اگر شبیر بیگانوں کے بیچ

یہ بتانے کو کہ دیکھو ایسے ہوتے ہیں رفیق

شمع گل کرتے ہیں شاہِ دین پروانوں کے بیچ

ظلمتوں میں رہنے والوں کو یہ دعوت عام ہے

روشنی آکر ذرا دیکھیں عزاخانوں کے بیچ

دوسروں پر نکتہ چینی کی یہ پہلی شرط ہے

پہلے دیکھیں جھانک کر اپنے گریبانوں کے بیچ

یہ صلہ ہے مدحتِ شہ کا کہ اپنا بھی شہاب

احتراماً نام آتا ہے سخن دانوں کے بیچ

***

منافقت کے جو پردے اٹھا کے دیکھتے ہی

ں

علی کی ذات میں جلوے خدا کے دیکھتے ہیں

ہر ایک حال میں ہیں ہم علی کے شیدائی

وہ اور لوگ ہیں جو رخ ہوا کے دیکھتے ہی

ں

مزا ہے نیند کا کیا بسترِ پیمبر پر

علی یہ جان کی بازی لگا کے دیکھتے ہیں

شجاعتِ بنِ ود کی سنیں جو تعریف

یں

علی نے ہنس کے کہا ہم بھی جا کے دیکھتے ہیں

سنا یہ جبکہ گراں بار ہے درِ خیبر

ر

کہا علی نے کہ اچھا اٹھا کے دیکھتے ہیں

ہوا کسی سے نہ جب فتح قلعۂ خیبر

ر

نبی نے سوچا علی کو بلا کے دیکھتے ہیں

بہت سے لوگ ہیں ہم لوگ جن کی صورت سے

ے

''منافقون'' کی سورت ملا کے دیکھتے

ہیں

حضور خامہ و قرطاس کے حوالے سے

رفیق کیسے ہیں یہ آزما کے دیکھتے ہ

یں

ہے کون اپنا پرایا ہے کون محفل می

ں

علی کے نام کا نعرہ لگا کے دیکھتے ہیں

یہ کیسا دعوئ الفت ہے جس کو چاہتے ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ں

اسی کی ذات میں پہلو خطا کے دیکھتے ہ

یں

سوائے عیب انہیں کچھ نظر نہیں آت

ا

یہ لوگ کون سی عینک لگا کے دیکھتے ہی

ں

اُحد کی جنگ کا منظر نظر میں ہے شا

ید

چراغ اس لئے سرور بجھا کے دیکھتے ہیں

ستارے کیسے سجاتے ہیں لوگ پلکوں

پر

ملک یہ مجلسِ سرور میں آکے دیکھتے ہیں

حسین کیسے اٹھاتے ہیں لاش اکبر کی

خلیل عرش سے تشریف لا کے دیکھتے ہیں

سخن شناسوں کی محفل ہے جب کسی نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہا

کہا ِشہاب نے منبر پہ جا کے دیکھتے ہیں

ں

***

الفتِ حیدر سے ہے دل میں تماشا اور کچھ

زندگانی اور شئے ٹھہری ہے مرنا اور ک

چھ

ِگھر کے طوفاں میں کہا جب یا علی مُشکل

کشا

لاکے ساحل پر ہمیں موجوں نے پوچھا اور ک

چھ

سنتے ہی نامِ علی وہ اٹھ گیا اچھا ہوا

بیٹھتا کچھ دیر محفل میں تو سنتا اور ک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھ

لیکے بخشش کی سند ہم شرم سے چپ رہ گئ

ے

ورنہ رضواں تو برابر پوچھتا تھا اور ک

چھ

ہم سے کہتے ہیں کہ ہم بھی اُس کی سنت پر چل

یں

جس نے فرمانِ نبی رد کرکے مانا اور کچھ

کیوں نہ آجاتی شبِ ہجرت علی کو گہری نیند

چھائوں میں تیغوں کی سونے کا مزا تھا اور ک

چھ

یہ بھی انکارِ غدیرِ خم سے ثابت ہوگ

یا

دل میں تھا اسلام لے آنے کا منشائ اور ک

چھ

وہ تو یہ کہئے نہ دی اِذنِ وغا عباس کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گربلا کا ورنہ ہوجانا تھا نقشا اور ک
چھ

رکھ دیا ہوتا اگر خشتِ غدیرِ خم پہ سِ
ر

یہ مسلماں اور کچھ ہوتے یہ دنیا اور ک
چھ

لاش اکبر کی اٹھا کر خود سے سرور نے کہا

کردیا ہے مجھ کو پیری نے توانا اور ک
چھ

اس لئے تاکید تھی مڑ مڑ کے اکبر دیکھنا

دیکھ لیں شبیر نانا کا سراپا اور کچھ

شکوۂ بے اعتنائی بھائی سے صغرا نہ کر

سوچ لے مضمونِ خط اس کے علاوہ اور
کچھ

آرزو اکبر کی شادی دیکھنے کی سب کو تھی

تھا مگر منظور قسمت کو دکھانا اور ک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھ

مانگ لی اللہ سے مدّاحئ حیدر ؒشہاب

کوئی دیوانہ تھا جو کرتا تمنا اور کچھ

***

تمہیں کیا، کربلا میں ہم نے پیشانی کہاں رکھ دی

ہماری چیز ہے ہم نے جہاں چاہا وہاں رکھ دی

جب اس نے اشکِ شہ پر نارِ دوزخ سے اماں رکھ دی

سجا کر ہم نے پلکوں پر جواہر کی دکاں رکھ دی

حقیقت دیکھ لیں بینائی اس نے اس لئے دید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ی

پڑھیں مدحت علی کی اس لئے منہ میں زباں رکھ دی

اڑا جب جذبۂ مداحی حیدر ہمیں لے کر

ہمارے پائوں کے نیچے فلک نے کہکشاں رکھ د
ی

پس اذنِ وغا یہ بھی زمانہ پوچھتا پھر
تا

بساطِ اَرض اے عباس تہ کرکے کہاں رکھ دی

بھنور میں آرہا تھا لطف ان کو یاد کرنے
کا

ہوائوں نے یہ کشتی لاکے ساحل پر کہاں رکھ
دی

کہ دل میں جذبۂ شوق شہادت اور بڑھ جائ
ے

علی اکبر کے منہ میں اس لئے شہ نے زباں رکھ دی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر رونا پڑے تو رو سکوں شبیر پر کھل کر

مری فطرت میں اس نے اس لئے آہ و فغاں رکھ دی

کیا وہ ظلم اعدا نے محمد کے گھرانے پر

ہلا کے جس نے بنیادِ زمین و آسماں رکھ دی

اِدھر گردن سے روکا مسکرا کر تیر اصغر نے

ادھر زچ ہوکے ظالم نے ہمیشہ کو کماں رکھ دی

تمہارے صبر پر صد آفریں اے مادرِ اصغر

کہ اتنا بھی نہ پوچھا لاش اصغر کی کہاں رکھ دی

شہاب اعمال کے دفتر میں کیا تھا پیش کرنے کو

بیاضِ مدح لی ، فردِ عمل کے درمیاں رکھ دی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

***

سرمۂ حُبِّ علی جب سے مری آنکھوں میں ہے

ماہِ دو ہفتہ سے تابِ ہمسری آنکھوں میں ہ
ے

کٹ رہی ہے چین سے حُبِّ علی میں زندگی

نورِ ایماں قلب میں دیدہ وری آنکھوں میں ہ
ے

ہے تصور میں زمینِ کاظمین و سامہ
رہ

جنت الفردوس کی خوش منظری آنکھوں میں ہ
ے

جارہا ہے یوں کوئی ، لَولا علی، کہتا ہوا

دلِ میں حسرت، سرمۂ بیچارگی آنکھوں میں ہ
ے

خالی ہاتھوں کی طرف اِن کے نہ دیکھو حشر مہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یں

کربلا والوں کا رختِ بندگی آنکھوں میں ہ

ے

کیجئے اس پر غمِ شہ کے خزانوں کا قیاس

نائو اک لعل و جواہر سے بھری آنکھوں میں ہ

ے

چاند پھر دیکھیں محرم کا تو کچھ باتیں کری

ں

نو مہینے بیس دن سے خاموشی آنکھوں میں ہ

ے

گر نصیبوں میں نہیں دیدِ ضریحِ شاہ دیں

پھر یہ سمجھا دیجئے کیوں روشنی آنکھوں میں ہ

ے

پائوں مجبورِ اطاعت، دل میں شوقِ اِذنِ جن

گ

ہاتھ قبضے پر ترائی َنہر کی آنکھوں میں

ہے

ہاں ابھی فرشِ عزا سے اٹھ کے آیا ہے ِشہا

ب

تازگی بس اس لئے بھیگی ہوئی آنکھوں میں ہ

ے

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

منوّر عباس شہاب

کبھی فرطِ ادب میں اشک افشانی نہیں جاتی

ہیں لب خاموش لیکن مرثیہ خوانی نہیں جاتی

حرم کی بے ردائی نے لیا ہے انتقام ایسا

یزیدیت کی پردوں میں بھی عریانی نہیں جاتی

نہ بھرتے رنگ اِس میں گر لہو سے کربلا والے

تو آج اسلام کی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

حکومت اہلِ دنیا کی فقط حاکم کے دم تک ہے

دلوں پر جو حکومت ہو وہ سلطانی نہیں جاتی

کوئی حق کا مجاہد سر بکف آتا ہے میداں میں

ُ کھلے سر شام کے بلوے میں سیدانی نہیں جاتی

ہزاروں بندشیں ہوتی ہیں ماتم پہ شہیدوں کی

شہاب اس پر بھی اپنی مرثیہ خوانی نہیں جاتی

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

امتہ المحدی بیگم شہرت حیدرآبادی

علی سا جب مرا مشکل کشا ہے

کسی کی پھر مجھے پروا ہی کیا ہے

صراطِ مستقیم ان کی ولا ہے

یہی ّجنت کا سیدھا راستہ ہے

مری جاں اس گھرانے پر فدا ہے

یہی دنیا میں میرا آسرا ہے

یہی ہے دین میں میرا سہارا

کہ جس کا مدح گستر کبریا ہے

اسی سے ہوتی ہیں سب مشکلیں حل

یہی کونین کا حاجت روا ہے

نبی لیتے ہیں جس در پر اجازت

سلام اللہ جس پر بھیجتا ہے

نہ ہو تکلیف مجھ کو جانکنی کی

مرے مولا غضب کا سامنا ہے

جہاں پھر جائے شہرت غم نہ کرنا

زمانے میں ترا رکھّا ہے کیا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

محرّم علی شہرت نو گانوی

اصولِ دینِ یزداں کی ضرورت ثانئ

زہرا

شہیدوں کے تصور کی حقیقت ثانئ زہ

را

تمہاری سعئ پیہم اور پاکیزہ خیالو

ں نے

کیا تبدیل ذہنِ آدمیّت ثانئ

زہرا

بندھے ہاتھوں سے کچھ ایسی نرالی جنگ کی

تم نے

زمانہ آج تک ہے محوِ حیرت ثانئ

زہرا

اسیری سے تمہاری اور انکارِ شہ دیں

سے

لگے ہے اجنبی سا لفظِ بیعت ثانئ

زہرا

چلی جب ظلم کی آندھی ردائوں کی قناتو

ں سے

بچالی آپ نے شمعِ نبوت ثانئ زہ

را

زبانِ حال سے یہ آیۂ تطہیر کہتی

تھی

تری بے چادری معراجِ عصمت ثانئ

زہرا

نہ ہو کیوں نام اس کا اسمِ اعظم دونوں عا

لم میں

تخلص مل گیا ہو جس کو شہرت ثانئ زہ

را

***

بے زبانی بن گئی ہے داستانِ

کربلا

اصغر معصوم ہیں گویا لسانِ ک

ربلا

حر غازی کی ضیافت میں شہادت کا ہے

جام

مرحبا صد مرحبا اے میزبانِ

کربلا

ہاتھ دے کر لاج رکھ لی آپ نے اسد

لام کی

ورثہ دارِ جعفر طیّار جانِ ک

ربلا

ساقئ کوثر کی خدمت میں چلے ہیں ناز

سے

خون میں ڈوبے ہوئے تشنہ لبانِ

کربلا

یا محمد یا علی یا فاطمہ آجائیے

بے کفن ہیں کربلا میں کشتگانِ

کربلا

بے ردا اپنی لحد سے آگئی ہیں فا

طمہ

سانحہ کیسا ہوا ہے درمیانِ

کربلا

اے مرے معبود وہ بھی فاطمہ کا لال

ہے

کیا ہوا دشوار گر ہے امتحانِ

کربلا

***

زباں ہو خشک جسدم روزِ محشر ساقئ

کوثر

عطا ہم کو بھی ہو اک جام کوثر ساقئ

کوثر

شہنشاہ دو عالم مالکِ منشائے یزدا

نی

تری ٹھوکر میں ہے تختِ سکندر ساقئ

کوثر

صدائے العطش اسلام کے ہونٹوں پہ آئ

ی ہے

ملے پیاسے کو بھی لبریز ساغر ساقئ

کوثر

خدا کے دین کو پھر چاہیے خونِ دلِ

زہرا

کہاں ہیں آپ کے شبیر و شبر ساقئ کوثر

شب ہجرت گواہی دی رسولِ حق کے بستر

نے

تمہاری ذات ہے نفسِ پیمبر ساقئ کو

ثر

یہ کیسی ضرب تھی مرحب کے سر سے کس طر

ف پہنچی

پکارے لافتیٰ جبریل کے پر ساقئ کو

ثر

تری جائے ولادت بھی تری جائے شہاد

ت بھی

ہر اک ماحول میں اللہ کے گھر ساقئ

کوثر

نقیبِ حق خطیبِ دینِ ختم المرسلیں شہ

رت

مرے مولا و آقا میرے رہبر ساقئ کوثر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

***

توصیفِ حسین ابنِ علی کیسے بیاں

ہو

الفاظ ہوں خالق کے پیمبر کی زباں

ہو

آنکھوں نے وضو اشکِ غم شہ سے ک

یا ہو

پھر کیوں نہ تہجد مری نظروں سے ع

یاں ہو

شبیر کا غم اہلِ عزا ایسے

منائو

ماحول میں پھیلا ہوا آہوں کا دھوا

ں ہو

اشکوں میں غمِ شاہ کے دل ڈوب رہا

ہو

ممکن ہی نہیں درد نہ ہو اور فغا

ں ہو

شبیر کی آغوش میں اے اصغر بے شِد

یر

قرآن کی تفسیر ذرا ہنس کے بیا

ں ہو

بس عون و محمد کے سوا روزِ ازل سِد

ے

لائو جو کوئی زینبِ دلگیر سی ماں

ہو

اکبر کے جنازے کو اٹھاتے ہوئے شبِد

یر

دیتے رہے آواز کہ عباس کہاں

ہو

ایسا بھی مقیّد ہے کوئی جس کے سب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ب سے

زنجیر کی جھنکار میں پیغامِ اذا

ں ہو

باطل کی شکستِ ابدی کے لئے شد

ہرت

اکبر سا جگر ہو علی اصغر سی زباں

ہو

***

اللہ کے وجود کی مظہر ہیں فا

طمہ

پروردۂ اصولِ پیمبر ہیں فاط

مہ

وجہِ نزولِ رحمتِ داور ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فاطمہ

واللہ روحِ سورۂ کوثر ہیں فا

طمہ

ہر ہر قدم پہ مقصدِ احمد کا ہے

خیال

گویا شریکِ کارِ پیمبر ہیں فاط

مہ

چادر ہٹے جو سر سے تو نکلے نہ

آفتاب

جیسے نظامِ خالقِ اکبر ہیں فا

طمہ

پاکیزگی کی خاص سند کس نے پائ

ی ہے

دیکھو بنائے آیۂ اطہر ہیں فا

طمہ

جس پر کرے ہے ناز خداوندِ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کائنات

اس کشتۂ عظیم کی مادر ہیں فا

طمہ

جلتی زمیں پہ لاشۂ شبیر کے قر

یب

کرب و بلا میں کھولے ہوئے سر ہیں

فاطمہ

شہرت کوئی جواب ہے اُن کا نہ ہے

مثال

سب عورتوں میں افضل و برتر ہیں فا

طمہ

علقمہ کےساحل پر

علقمہ کےساحل پر

میر مہدی علی شہید لکھنوی شہید یار جنگ

دنیا میں ہے حسین پہ بس انتہائے رنج

رنج ان کے واسطے تھا تو یہ تھے برائے رنج

اصغر کا داغ اور دلِ صد پارۂ حسین

یہ انتہائے صبر ہے وہ انتہائے رنج

ہو خاتمہ بخیر دعا ہے یہ صبح و شام

تکلیف ہے جہاں میں تو کیا اس میں جائے رنج

وہ مرد ہے جو چہرے سے ظاہر نہ ہونے دے

پہنچے بھی گر کسی سے تو دل میں چھپائے رنج

تھا خاتمہ حسین پہ دنیا میں رنج کا

آدم سے اس جہاں میں ہوئی ابتدائے رنج

دنیا میں ایک لحظہ بھی پوری خوشی کہاں

فرحت میں بھی نکلتا ہے گوشہ برائے رنج

دل ٹوٹتا ہے جب تو نکلتی ہے آہ بھی

چھپتی نہیں چھپائے سے ہرگز صدائے رنج

آنسو نکل ہی آتے ہیں ہنستے ہیں جب زیاد

جو انتہائے عیش ہے وہ ابتدائے رنج

کڑیل جواں کی لاش پہ چلاّئے شاہ دیں

دشمن کو بھی خدا نہ کبھی یہ دکھائے رنج

بھائی کا داغ بچوں کا غم قید کا ستم

زینب نے بھی جہان میں کیا کیا اٹھائے رنج

تکلیف دوسروں سے نہ پہنچی کبھی شہید

دنیا میں دوستوں ہی سے ہم نے اٹھائے رنج

***

کعبہ کا سماں اور ہے مقتل کا سماں اور

حیدر کی اذاں اور تھی اکبر کی اذاں اور

بچے کا گلا اور ہے کچھ صدرِ جواں اور

ہاں تیر کا زخم اور ہے کچھ زخمِ سناں اور

اونچا ہوا جس کے قدِ بالا سے نشاں اور

عباس سا ہوگا نہ زمانے میں جواں اور

اعدا میں خوشی لشکرِ شہ محوِ دعا ہے

کچھ فکر یہاں اور ہے کچھ ذکر وہاں اور

کہتے ہوئے اٹھے یہ جوانانِ حسینی

کچھ جاذبِ دل آج ہے اکبر کی اذاں اور

شہ کہتے تھے اکبر سے کہ عباس کو روکو

اک خون کا دریا لبِ دریا ہے رواں اور

دم اہلِ حرم کے جو گھٹے ہوں تو عجب کیا

خیموں کے دھویں میں تھا کلیجوں کا دھواں اور

سب زخم تو بھر جاتے ہیں پر یہ نہیں بھرتا

تلوار کا زخم اور ہے کچھ زخمِ زباں اور

بچوں کو فدا کر دیا بھائی کے پسر پر

زینب سی زمانے میں نہ ہوگی کوئی ماں اور

اک حملے میں لشکر تہ و بالا ہوا اکبر

اک حملہ اسی طرح کا اے شیر ژیاں اور

ہند آتی تو ہے پوچھنے احوالِ اسیراں

رکھتی ہے مگر دل میں یہ کچھ اپنے گماں اور

آتے ہیں ہمک کر جو یہ آغوشِ پدر میں

اصغر کے تبسّم میں ہے کچھ رازِ نہاں اور

سجاد رہِ شام میں گر پڑتے ہیں تھک کر

چلنے نہیں دیتی انہیں زنجیرِ گراں اور

ہے خطبہ سرا کوفہ میں بنتِ اسد اللہ

یہ طرزِ سخن اور ہے اندازِ بیاں اور

اصغر نے زباں پھیری ہے ہونٹوں پہ عطش سے

یہ شانِ تکلم ہے جدا طرزِ بیاں اور

زینب نے کہا بھائی کا چہلم میں کروں گی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیدے مجھے مجلس کے لئے کوئی مکاں اور

ہے میرے سلاموں میں شہید اور ہے کچھ رنگ

کہتے ہیں سخن گو کہ ہے یہ طرزِ بیاں اور

***

غمِ حسین کا گر ذکر داستاں میں نہیں

اثر زباں میں نہیں ہے مزا بیاں میں نہیں

جمالِ حضرتِ عباس اے تعال اللہ

زمین کیا ہے جواب اس کا آسماں میں نہیں

خدا کہوں میں علی کو ارے معاذ اللہ

یہ بات میرے تصور مرے گماں میں نہیں

زُہیر قین وہ اسّی برس کا مردِ ضعیف

یہ جوشِ جنگ یہ قوت کسی جواں میں نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حرم کے قافلے کی شان ہی نرالی ہے

کہ دو قدم کی سکت پائے سارباں میں نہیں

زباں دکھا دی لبوں پر پھرا نہیں سکتی

اب اتنی جان بھی اللہ بے زباں میں نہیں

خدا ہی جانے رہِ شام کیسے طے ہوگی

کہ سانس لینے کی طاقت بھی ناتواں میں نہیں

یہ راز طالب و مطلوب کا کھلا سرِ عرش

بس ایک پردہ ہے کچھ اور درمیاں میں نہیں

شہید کیوں نہ ہو ہر قوم میں حسین کا غم

کہ مرثیہ مرے مولا کا کس زباں میں نہیں

***

ہو خلوصِ قلب کا مظہر کلام ایسا تو ہو

فاطمہ روئیں جسے ُسن کر سلام ایسا تو ہو

جون تیرے اک لہو کی بوند پر دنیا نثار

پائوں پر آقا کے دم نکلے غلام ایسا تو ہو

سامنے آنکھوں کے پھر جائے سماں حالات کا

رات رونے میں کٹے کچھ ذکرِ شام ایسا تو ہو

حر تری تقدیر پر شاہوں کو بھی آتا ہے رشک

پیشوائی خود کرے آقا غلام ایسا تو ہو

ہو شہید ایسا کہ مٹی سجدہ گاہِ خلق ہو

خاک ہو تسبیح میں داخل امام ایسا تو ہو

نشّہ جس کا حشر تک رہ جائے ہو ایسی شراب

ساقئ کوثر سے جو ہاتھ آئے جام ایسا تو ہو

دل تڑپ جاتا ہے جب کہتا ہے کوئی یا حسین

آنکھ سے آنسو نہ تھمنے پائیں نام ایسا تو ہو

منبرِ دوشِ رسالت پر ہوا خطبہ سرا

ہاں جو مولا ہو تو ایسا ہو امام ایسا تو ہو

اکبر و عباس و قاسم بس ہیں شاہ دیں کے ساتھ

ہاں سواری کا بہن کی اہتمام ایسا تو ہو

ناصرانِ شاہ دیں کہتے تھے آپس میں شہید

نام رہ جائے جہاں میں کوئی کام ایسا تو ہو

***

غمِ شہ کا ہوگا بیاں رفتہ رفتہ

جگر سے اٹھے گا دھواں رفتہ رفتہ

ہوئے پھول صرفِ خزاں رفتہ رفتہ

نشاں ہوگئے بے نشاں رفتہ رفتہ

نبوت کی آغوشِ الفت میں پل کر

علی ہورہے ہیں جواں رفتہ رفتہ

صعوبات ہوں لاکھ، منزل پہ اک دن

پہنچ جائے گا کارواں رفتہ رفتہ

قریبوں کا غم اور عزیزوں کی فرقت

ہوا شاہ کا امتحاں رفتہ رفتہ

بڑھی اور زین العبا کی نقاہت

گراں ہوگئیں بیڑیاں رفتہ رفتہ

سکینہ کے دل میں بڑھا شمر کا ڈر

کہ نالے ہوئے سسکیاں رفتہ رفتہ

رہا زانوئے شہ پہ سر وقتِ مردن

گیا حر کہاں سے کہاں رفتہ رفتہ

سکینہ کے نالے اثر کررہے ہیں

تڑپنے لگے پاسباں رفتہ رفتہ

***

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھتا ہوں جلوۂ شبیر اٹھتے بیٹھتے

ہے یہی پیشِ نظر تصویر اٹھتے بیٹھتے

پڑھ رہا ہوں خطبۂ من کنتُ مولا رات دن

کر رہا ہوں قلب کی تعمیر اٹھتے بیٹھتے

دو گھڑی بھی چین سے سجاد رہ سکتے نہیں

سخت ایذا دیتی ہے زنجیر اٹھتے بیٹھتے

دی صدا زینب نے آئو پیشوائی کو حسین

قبر پر آئی ہے اب ہمشیر اٹھتے بیٹھتے

خیمہ گہ میں لاشِ اکبر کس طرح لیجائیں گے

جارہے ہیں لاش پر شبیر اٹھتے بیٹھتے

ہم شبیہ مصطفیٰ یا رب مرا پھولے پھلے

تھی دعائے زینبِ دلگیر اٹھتے بیٹھتے

صبرِ عابد کا تصرف دیدنی ہے اہلِ دل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو صدا دیتی نہیں زنجیر اٹھتے بیٹھتے

کربلا کا قصد ہے کیا ضعف روکے گا شہید

جا ہی پہنچوں گا کسی تدبیر اٹھتے بیٹھتے

***

شکوہِ مرحبی و شانِ عنتری کیا ہے

یہ بے حواسیاں کیا ہیں یہ تھرتھری کیا ہے

قدم قدم پہ نشانِ قدم ہیں حیدر کے

زمیں کے آگے بھلا چرخِ چنبری کیا ہے

کہا یہ فوج سے عباس نے ٹھہر جائو

بتائوں گا تمہیں میں زورِ حیدری کیا ہے

حبیب آئے ہیں زینب سلام بھیجتی ہیں

بتا رہی ہیں ہمیں بندہ پروری کیا ہے

کہا یہ بیٹوں سے زینب نے ہے َعلم کا خیال

سمجھتے بھی ہو یہ میراثِ حیدری کیا ہے

کسی نے قید میں سجاد کو اگر دیکھا

سمجھ میں آگیا اس کی کہ لاغری کیا ہے

بتایا حضرتِ عباس نے لبِ دریا

وفا کی شان ہے کیا اور دلاوری کیا ہے

لچک کے کہتا ہے پنجہ عَلم کا حیدر کے

کہ میرے آگے یہ خورشیدِ خاوری کیا ہ
ے

شہید طبع کی موزونیت سے کیا حاصل

جو شعر دل میں نہ اترے سخنوری کیا ہے

***

مال کا طالب کہاں ہوں کب مجھے زر چاہیے

اک نگاہِ لطف اے سبطِ پیمبر چاہیے

آج پھر اسلام کی ہوتی ہے تجدیدِ حیات

پیروئ اسوۂ سبطِ پیمبر چاہیے

حر ابھی کیا تھا ابھی کیا ہوگیا شانِ خدا

ایسی قسمت چاہیے ایسا مقدر چاہیے

شہ نے فرمایا کہ شکوہ کیوں کسی کا لب پہ آئے

شکرِ خلاقِ دو عالم زیرِ خنجر چاہیے

کہہ رہے ہیں کہنے والے فتح کچھ آساں نہیں

بابِ خیبر کے لئے بازوئے حیدر چاہیے

دوشِ احمد پر علی کعبہ میں دیتے ہیں اذاں

اس مُکبر کے لئے ایسا ہی منبر چاہیے

ہم گنہگاروں کے دل میں یہ تمنا ہے شہید

سایۂ دامانِ زہرا روزِ محشر چاہیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

***

علقمہ کے ساحل پر

علقمہ کے ساحل پر

مرزا صادق حسین شہید لکھنوی

دینِ فطرت کی آبرو ہے حسین

حق یہ ہے حق کی آروز ہے حسین

زیرِ خنجر ترا گلو ہے حسین

پھر بھی خالق سے گفتگو ہے حسین

منھ پہ بے شیر کا لہو ہے حسین

پیشِ معبود سرخرو ہے حسین

یوں بھی کوئی نماز پڑھتا ہے

خونِ بے شیر سے وضو ہے حسین

آج کونین میں ہے ذکر ترا

دونوں عالم میں تو ہی تو ہے حسین

یہ حقیقت ہے ہر جگہ ہے خدا

یہ بھی سچ ہے کہ چار سو ہے حسین

باغِ ایماں کے غنچے غنچے میں

رنگ تیرا ہے تیری بو ہے حسین

قلبِ مادر کو اب سنبھالے ہے

ماں کو بچّے کی جستجو ہے حسین

ماں یہ خیمے کے در سے دیکھا کے

لاشِ اکبر ہے اور تو ہے حسین

تیرا روضہ ہو اور شہیدِ حزیں

مدّتوں سے یہ آرزو ہے حسین

***

علقمہ کےساحل پر

شیفتہ امّی شاعر تھے انہوں نے ذاخر لکھنوی سے کلام پر اصلاح لی لکھنو کے اُمّی شعراء

علقمہ کےساحل پر

سید قمر حسین عرف چھٹن صاحب شیفتہ لکھنوی

کہہ رہا تھا حسن ماں سے نوجوانی دیکھ
نا

ہوں جواں اکبر تو احمد کی نشانی دیکھنا

شیفتہ کیا ڈر ہے تجھ کو تیرے حامی ہیں حسین

بخشوائے گی لحد میں نوحہ خوانی دیکھنا

***

ہنگامِ ذبح قاتل ہے صدرِ شاہ دیں پر

خنجر میں کچھ لہو ہے کچھ خوں ہے آستیں پر

فوجِ عدو نے بڑھ کر عباس کو جو روکا

غیظ آگیا جری کو بل پڑ گئے جبیں پر

ہنگامِ جنگ جس دم اکبر نے تیغ کھینچی

کٹ کٹ کے سر عدو کے گرنے لگے زمیں پر

دربار میں سکینہ اس طرح سے کھڑی ہے

اک ہاتھ ہے گلے پر ایک ہاتھ ہے جبیں پر

محشر میں پوچھتی ہے یہ بے کسی کسی کی

اے شمر خوں ہے کس کا یہ تیری آستیں پر

اے شیفتہ نجف ہو یا خاکِ کربلا ہو

تربت کی اک جگہ ہے مل جائے گی کہیں پر

***

ماخذ: http://www.maulaali.com/marasi-d.html

ای بک کی تشکیل: اعجاز عبید

اردو لائبریری ڈاٹ آرگ، کتابیں ڈاٹ آئی فاسٹ نیٹ ڈاٹ کام اور کتب ڈاٹ 250 فری ڈاٹ کام کی مشترکہ پیشکش

بشکریہ kitaben.ifastnet.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com